[1999] سپریم کورٹ رپوٹس2.S.C.R

از عدالت عظمی

# لچھمن داس اروڑہ

بنام

# گنیش لال اور دیگران

1 ستمبر 1999

[ڈاکٹر اے ایس۔آنند چیف جسٹس۔ایس راجندر بابو اور آر سی لاہوٹی، جسٹسز ]

عوامی نمائندگی ایکٹ،:1951 دفعات 81(1)اور 86(1)۔

انتخابی—حد—مدت—انتخابی عرضی—مقررہ مدت یعنی 45 دن کی میعاد ختم ہونے کے بعد موسم گرما کی تعطیلات کے بعد عدالت عالیہ کے دوبارہ کھلنے کے دن دائر کی گئی—لیکن عدالت عالیہ کے نوٹیفکیشن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران بھی انتخابی عرضی دائر کی جا سکتی ہے—منعقد: اگر انتخابی عرضی مقررہ مدت کے اندر دائر نہیں کی جاتی ہے تو اس کے نتیجے میں اسے خارج کر دیا جائے گا—جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10 کا فائدہ حد کی مدت کو بچانے کے لیے دستیاب نہیں ہے کیونکہ انتخابی عرضی موسم گرما کی تعطیلات کے دوبارہ کھلنے کے دن دائر کی گئی تھی جس کے دوران حد کی مدت ختم ہو چکی تھی۔

جنرل کلاز ایکٹ:1897

دفعہ 10—انتخابی عرضی—کا اطلاق—انتخابی درخواستوں پر بھی لاگو ہوتا ہے اور اس لیے، اگر عدالت بند ہو جاتی ہے، تو عرضی اگلے دن دائر کی جا سکتی ہے جس پر عدالت دوبارہ کھلتی ہے—تاہم، دفعہ 10 کا اطلاق ہر کیس کے حقائق پر منحصر ہوگا۔

حد بندی ایکٹ، :1963

دفعہ 5—حدود کی مدت—مساوات کی توسیع—منعقد: جب قانون اس طرح تجویز کرتا ہے تو حدود کے قانون کو پوری طاقت کے ساتھ لاگو کرنا پڑتا ہے—عدالت خاص طور پر انتخابی درخواست دائر کرنے کے معاملے میں مساوی بنیادوں پر حدود کی مدت میں توسیع نہیں کر سکتی۔

مدعا علیہ کو ریاستی قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب قرار دیا گیا۔ اپیل کنندہ، شکست خوردہ امیدوار نے موسم گرما کی تعطیلات کے بعد دوبارہ کھلنے والے دن عدالت عالیہ میں مدعا علیہ کے انتخاب کو چیلنج کرنے والی عرضی دائر کی۔ مدعا علیہ نے اس اثر پر ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ انتخابی عرضی عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 81(1) کے ذریعہ مقرر کردہ 45 دن کی مدت کے اندر دائر نہیں کی گئی تھی اور اس

لیے انتخابی عرضی مسترد ہونے کے قابل تھی۔

عدالت عالیہ نے اپنی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن پر بھروسہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ عدالت عالیہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران سول کاروبار کے لیے بند تھی سوائے انتخابی درخواستوں کی سماعت کے، بغیر مقدمے کی سماعت کے حد بندی کے ابتدائی معاملے پر انتخابی درخواست کو مسترد کر دیا۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ عدالت عالیہ چھٹیوں کی وجہ سے بند تھی، اس لیے چھٹیوں کے بعد اگلے دن انتخابی عرضی پیش کرنے سے انتخابی عرضی مقررہ مدت کے دوران دائر کی جائے گی جیسا کہ جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 10 کے تحت فراہم کی گئی ہے اور مدعاعلیہ کے خلاف لگائے گئے سنگین الزامات کے پیش نظر انتخابی عرضی کو حد کی بنیاد پر خارج نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1: لمٹیشن ایکٹ 1963 کے تحت انتخابی درخواست دائر کرنے کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے۔عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 جہاں تک اس کا تعلق انتخابی تنازعات کی پیش کش اور مقدمے کی سماعت سے ہے، ایک مکمل ضابطہ اور ایک خصوصی قانون ہے۔خصوصی قانون کی اسکیم سے پتہ چلتا ہے کہ حد بندی قانون کی دفعات 4 سے 24 توضیعات لاگو نہیں ہوتی ہیں۔اگر کوئی انتخابی عرضی پینتالیس دن کی مقررہ مدت کے اندر دائر نہیں کی جاتی ہے، تو ایکٹ کی دفعہ 86(1) جس میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ ایسی انتخابی عرضی کو خارج کر دے گی جو دفعہ 81 یا دفعہ 117 توضیعات کی تعمیل نہیں کرتی ہے، فوری طور پر اپیل کی جاتی ہے۔[178-G-H؛ 179-A]

2۔جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 10 فقرہ دفعہ 10 توضیعات کو ان معاملات پر لاگو نہیں کرتی ہے جہاں لمیٹیشن ایکٹ لاگو ہوتا ہے اور چونکہ لمیٹیشن ایکٹ ایکٹ کے تحت دائر انتخابی عرضی پر لاگو نہیں ہوتا ہے، اس لیے جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10 مدت میں انتخابی عرضی دائر کرنے پر بھی لاگو ہوگی۔دفعہ 10 کے مطابق کسی عمل کو مقررہ مدت کے اندر کیا گیا سمجھا جانا چاہیے، اگر یہ اگلے دن کیا جاتا ہے جس دن عدالت یا دفتر کھلا ہوتا ہے۔تاہم، دفعہ 10 کا اطلاق ہر مقدمے کے حقائق اور چھٹیوں کی مدت کے دوران عدالت عالیہ کے اپنے کاروبار کے لین دین کے طریقے پر منحصر ہوگا۔[179-ای-ایف]

اس کے بعد ستیبر بنام محترمہ پارسنی دیوی، (1987) 73، الیکشن لاء رپورٹ 201 آئی۔

3۔جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 10 کا فائدہ انتخابی درخواست گزار کو حد کی مدت کو بچانے کے لیے دستیاب نہیں تھا کیونکہ غیر متنازعہ طور پر انتخابی عرضی دائر کی گئی تھی، موسم گرما کی تعطیلات کے بعد عدالت عالیہ کے دوبارہ کھلنے کے دن، لیکن ایکٹ کے دفعہ 81(1) کے تحت مقرر کردہ پینتالیس دن کی مدت ختم ہونے کے بعد، جو موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ختم ہو چکی تھی۔نوٹیفکیشن کی واضح زبان کے پیش نظر، اپیل کنندہ کے موسم گرما کی تعطیلات کے دوران انتخابی درخواست پیش کرنے کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں

تھی۔[181–سی–ڈی]

شنکرتر پاٹھی بنام شیوہرش،[1976] 1ایس سی سی 897اور سمہادری ستیہ نارائن راؤ بنام ایم بدھا پرساد،[1994] ضمیمہ 1ایس سی سی 449، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

4۔اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ انتخابی درخواست میں واپس آنے والے امیدوار کے خلاف لگائے گئے سنگین الزامات کے پیش نظر، اسے حد کی بنیاد پر مسترد نہیں کیا جانا چاہیے تھا، کیونکہ انتخابی عمل کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔انتخابی عمل کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا عدالتوں کا فرض ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ حدود کا قانون کسی خاص فریق کو سخت طور پر متاثر کر سکتا ہے، لیکن جب قانون اس طرح تجویز کرتا ہے تو اسے پوری طاقت کے ساتھ لاگو کرنا پڑتا ہے۔عدالتیں مساوی بنیادوں پر حد کی مدت میں توسیع نہیں کر سکتیں، خاص طور پر ایکٹ کے تحت انتخابی درخواستیں دائر کرنے کے معاملے میں۔ چونکہ، یہ ایک مشترکہ بنیاد ہے کہ فوری کیس میں انتخابی عرضی پینتالیس دن کی میعاد ختم ہونے کے ایک ہفتے بعد دائر کی گئی تھی؛ اسے واضح طور پر وقت کی طرف سے روک دیا گیا تھا۔عدالت عالیہ، ان حالات میں، اس بنیاد پر انتخابی عرضی کو مسترد کرنے میں مکمل طور پر جائز تھی۔[181–ڈی–جی]

دیوانی اپیل کا عدالتی حداختیار 1997: کی دیوانی اپیل نمبر8343۔

1996 کے ای پی نمبر 26 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 16.7.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم پی جہاں، رام ایکبل رائے اور انیل کمار چوپڑا

جواب دہندگان کے لیے آدرش کمار گوئل، محترمہ شیلا گوئل اور ایس ایس شمشری

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس۔ یہاں اپیل کنندہ بغیر مقدمے کی سماعت کے حد بندی کے ابتدائی معاملے پر پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فاضل انتخابی جج کی طرف سے اپنی انتخابی درخواست کو مسترد کرنے سے ناراض ہے۔

پہلے مدعا علیہ کو 10.5.1996 پر سرسا اسمبلی حلقہ سے ہریانہ قانون ساز اسمبلی کے لیے منتخب قرار دیا گیا۔اپیل کنندہ، شکست خوردہ امیدوار نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی رجسٹری میں شام 3 بجے 1.7.1996 پر انتخابی عرضی پیش کر کے مختلف بنیادوں پر اپنے انتخاب پر سوال اٹھایا۔انتخابی عرضی کی مخالفت کی گئی اور مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے اس اثر پر ابتدائی اعتراض اٹھایا گیا کہ انتخابی عرضی عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (اس کے بعد" ایکٹ") کی دفعہ 81(1) کے مطابق 45دن کی مدت کے اندر دائر نہیں کی گئی تھی اور اس طرح اسے مسترد کیا جا سکتا تھا۔معروف الیکشن جج نے ابتدائی اعتراض کی بنیاد پر درج ذیل مسئلہ اٹھایا:–

" کیاانتخابی عرضی حد کے اندر دائر کی گئی ہے؟"

16 جولائی 1997 کے فیصلے کے ذریعے، انتخابی عرضی گزار کے خلاف اس معاملے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے نتیجے میں انتخابی عرضی کو مسترد کر دیا گیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ درخواست 45 دن کی حد سے آگے دائر کی گئی تھی، فاضل انتخابی جج نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن پر انحصار کیا جس کے ذریعے 27.11.1995 سے شروع ہونے والے سال کے لیے موسم گرما کی تعطیلات کا کیلنڈر عدالت عالیہ نے طے کیا تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ عدالت عالیہ یکم جون اور 30 جون 1996 (دونوں دنوں سمیت) کے درمیان موسم گرما کی تعطیلات کے لیے بند تھی، اس لیے یکم جولائی 1996 کو عدالت عالیہ کے دوبارہ کھلنے کے دن رجسٹری میں پیش کی گئی انتخابی عرضی حد کے اندر تھی۔ اس طرف سے ریلائنس کو جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 10 پر رکھا گیا تھا اور ہری شنکر ترپاٹھی بنام شیو ہرش اور دیگر [1976] 1 ایس سی سی 897 اور سمہادری ستیہ نارائن راؤ بنام ایم بدھا پرساد اور دیگر [1994] ضمیمہ 1 ایس سی سی 449 میں اس عدالت کے فیصلوں پر زور دیا گیا تھا کہ جہاں تعطیلات کی وجہ سے عدالت عالیہ بند ہے، چھٹیوں کے بعد اگلے دن انتخابی عرضی پیش کرنا، انتخابی عرضی کو مقررہ مدت کے دوران دائر کیا جائے گا، اگر وہ مدت تعطیلات کے دوران آتی ہے۔

دوسری طرف، واپس آنے والے امیدوار کی جانب سے، اس بات پر زور دیا گیا کہ چونکہ خود عدالت عالیہ کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ عدالت عالیہ کو موسم گرما کی تعطیلات کے دوران سول کاروبار کے لیے بند رہنا تھا، لیکن اسے انتخابی درخواست کی سماعت کے مقصد کے لیے کھلا رہنا تھا، اس لیے جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10 کو اپنی طرف متوجہ نہیں کیا گیا۔ استیمال کی حمایت میں ریلائنس کو ستیبر بنام محترمہ پارسنی دیوی اور دیگر (1987) 73 انتخابی لاء رپورٹس 201 میں اس عدالت کے فیصلے پر رکھا گیا تھا، جس میں اس عدالت کے تین ججوں کے بنچ نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی طرف سے 20 نومبر 1981 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن پر تقریباً یکساں قیود میں غور کیا تھا اور کہا تھا کہ چونکہ انتخابی درخواستوں کی سماعت اور عوامی نمائندگی ایکٹ کے تحت دیگر معاملات دائر کرنے کے مقصد سے، نوٹیفکیشن میں ایک رعایت فراہم کی گئی تھی، اس لیے جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 10 کا فائدہ کسی انتخابی درخواست گزار کو اگلے پر انتخابی عرضی دائر کرنے کے لیے دستیاب نہیں تھا۔ موسم گرما کی چھٹیوں کے بعد کا دن۔

ہم نے بار میں کی گئی عرضیوں پر غور و فکر کے ساتھ غور کیا ہے۔

ایکٹ کا دفعہ 81 (1) انتخابی عرضی کو پیش کرنے سے متعلق ہے اور فراہم کرتا ہے:

"81۔ درخواستوں کی پیش کش – (1) زیر بحث کسی بھی انتخاب کو دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (1) اور دفعہ 101 میں مذکور ایک یا زیادہ بنیادوں پر عدالت عالیہ میں کسی بھی امیدوار کے ذریعے ایسے انتخاب میں یا کسی ووٹر کے ذریعے پینتالیس دن کے اندر پیش کیا جا

سکتا ہے،لیکن واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب کی تاریخ سے پہلے نہیں یا اگر انتخاب کے وقت ایک سے زیادہ واپس آنے والے امیدوار ہیں اوران کے انتخاب کی تاریخیں مختلف ہیں، تو ان دو تاریخوں کے بعد پیش کیا جا سکتا ہے۔

اس کے سادہ پڑھنے پر، دفعہ 81(1) یہ بتاتا ہے کہ کسی بھی انتخاب پر سوال اٹھانے والی انتخابی عرضی کو دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (1) اورایکٹ کی دفعہ 101 میں بیان کردہ ایک یا زیادہ بنیادوں پر عدالت عالیہ میں کسی بھی امیدوار کے ذریعے اس طرح کے انتخاب میں یا کسی ووٹر کے ذریعے واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب کی تاریخ سے پینتالیس دن کے اندر پیش کیا جا سکتا ہے،لیکن اس سے پہلے نہیں، یا اگر انتخاب میں ایک سے زیادہ واپس آنے والے امیدوار ہیں اوران کے انتخاب کی تاریخیں مختلف ہیں، تو ان دو تاریخوں کے بعد پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایکٹ ایک خصوصی ضابطہ ہے جو انتخابی عرضی دائر کرنے کے لیے حد کی مدت فراہم کرتا ہے۔ انڈین لمیٹیشن ایکٹ کے تحت انتخابی عرضی کو پر کرنے کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے۔ یہ قانون جہاں تک انتخابی تنازعات کی پیش کش اور مقدمے کی سماعت سے متعلق ہے، ایک مکمل ضابطہ اور ایک خصوصی قانون ہے۔ خصوصی قانون کی اسکیم سے پتہ چلتا ہے کہ انڈین لمیٹیشن ایکٹ کی دفعات 4 سے 24 توضیعات لاگو نہیں ہوتی ہیں۔ اگر کوئی انتخابی عرضی پینتالیس دن کی مقررہ مدت کے اندر دائر نہیں کی جاتی ہے، تو ایکٹ کی دفعہ 86(1) جس میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ ایسی انتخابی عرضی کو خارج کردے گی جو دفعہ 81 یا دفعہ 82 یا دفعہ 117 توضیعات کی تعمیل نہیں کرتی ہے، فوری طور پر اپنی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

تاہم، اگلا سوال جو غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جنرل کلاز ایکٹ 1897 کی دفعہ 10 کسی ایسے معاملے میں لاگو ہو سکتی ہے جہاں ہائی کورٹ کی تعطیلات کے دوران حد کی مقررہ مدت ختم ہو جاتی ہے؟ جنرل کلاز ایکٹ کا دفعہ 10 پڑھتا ہے :

دفعہ 10 وقت کا حساب (1) جہاں، اس ایکٹ کے آغاز کے بعد بنائے گئے کسی مرکزی ایکٹ یا ضابطے کے ذریعے، کسی خاص دن یا مقررہ مدت کے اندر کسی عدالت یا دفتر میں کسی عمل یا کارروائی کی ہدایت یا اجازت دی جاتی ہے، تب، اگر عدالت یا دفتر اس دن یا مقررہ مدت کے آخری دن بند ہوتا ہے، تو یہ عمل یا کارروائی مقررہ وقت میں کی گئی یا لی گئی سمجھی جائے گی اگر یہ اگلے دن کیا جاتا ہے یا لیا جاتا ہے جس کے بعد عدالت یا دفتر کھلا ہوتا ہے:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کچھ بھی کسی ایسے ایکٹ یا کارروائی پر لاگو نہیں ہوگا جس پر انڈین لمیٹیشن ایکٹ 1877 (1887 کا XV) لاگو ہوتا ہے:

دفعہ 10 فقرہ دفعہ 10 توضیعات کو ان معاملات پر لاگو نہیں کرتی ہے جہاں انڈین لمیٹیشن ایکٹ لاگو ہوتا ہے اور چونکہ انڈین لمیٹیشن ایکٹ کے تحت دائر انتخابی عرضی پر لاگو نہیں ہوتا ہے، اس لیے جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10 مدت میں انتخابی عرضی دائر کرنے پر بھی لاگو ہو گی۔ دفعہ 10 (سوپرا) کے مطابق کسی عمل کو مقررہ مدت کے اندر کیا گیا سمجھا جانا چاہیے، اگر یہ اگلے دن کیا جاتا ہے جس دن عدالت یا دفتر کھلا ہوتا ہے۔ تاہم، دفعہ 10 (اوپر) کا اطلاق ہر مقدمے کے حقائق اور چھٹیوں کی مدت کے دوران عدالت عالیہ کے اپنے کاروبار کے لین دین کے طریقے پر منحصر ہوگا۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے قواعد وضوابط موسم گرما کی تعطیلات کے کیلنڈر کو طے نہیں کرتے ہیں۔ فریقین کا یہ تسلیم شدہ معاملہ ہے کہ موسم گرما کی تعطیلات کا بندوبست نوٹیفکیشن جاری کر کے کیا جاتا ہے، جس میں اس سے متعلق تمام معاملات شامل ہوتے ہیں۔ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ نے، پچھلے سالوں کی طرح، 27.11.1995 پر ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس میں موسم گرما کی تعطیلات کا تصفیہ کیا گیا تھا اور اس میں یہ فراہم کیا گیا تھا کہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران عدالت عالیہ کس طرح کام کرے گی۔

کیا جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 10 کا فائدہ موجودہ معاملے میں حد کی مدت کو بچانے کے لیے حاصل کیا جا سکتا ہے، اس لیے اس کا انحصار پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی طرف سے 27.11.1995 پر جاری کردہ نوٹیفکیشن کی قیود پر ہوگا۔ یہ نوٹیفکیشن دیگر باتوں کے ساتھ فراہم کرتا ہے :

" عام معلومات کے لیے اس طرح مطلع کیا جاتا ہے کہ چنڈی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت سول کاروبار کے لیے بند رہے گی سوائے انتخابی درخواستوں کی سماعت یا عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی فوری سول اپیل عرضی وغیرہ سے پیدا ہونے والے کسی بھی دوسرے معاملے کے جس میں 1 جون سے 30 جون 1996 تک ( دونوں دن شامل ) طویل تعطیلات کی وجہ سے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواستیں شامل ہیں۔ عدالت کا اجلاس یکم جولائی 1996 ( پیر ) کو دوبارہ شروع ہوگا۔

اس مدت کے دوران اتوار اور چھٹیوں کے علاوہ چندی گڑھ کی عدالت میں ایسے افراد سے اپیل/ درخواستیں وغیرہ موصول ہوں گی جو انہیں پیش کرنے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

( ہمارے اوپر زور دیں )

مذکورہ نوٹیفکیشن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران یعنی یکم جون سے 30 جون 1996 کے درمیان ( دونوں دن بشمول ) جبکہ چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ سول کاروبار کے لیے بند رہے گی، یہ " انتخابی عرضی کی سماعت یا عوامی نمائندگی ایکٹ سے پیدا ہونے والے کسی بھی دوسرے معاملے" کے لیے کھلا رہے گا۔ عدالت عالیہ کے فاضل انتخابی جج کو، ان حالات میں، یہ قرار دیتے ہوئے جائز قرار دیا گیا کہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10 کا فائدہ انتخابی درخواست گزار کو حد کی مدت کو بچانے کے لیے دستیاب نہیں تھا کیونکہ غیر متنازعہ طور پر انتخابی عرضی دائر کی گئی تھی، جس دن موسم گرما کی تعطیلات کے بعد عدالت عالیہ دوبارہ کھلتی ہے، لیکن ایکٹ کی دفعہ 81(1) کے تحت مقرر کردہ پینتالیس دن کی مدت ختم ہونے کے بعد، جس کی مدت موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ختم ہو چکی تھی۔ نوٹیفکیشن کی واضح زبان کے پیش نظر، اپیل کنندہ کے موسم گرما کی تعطیلات کے دوران انتخابی درخواست پیش کرنے کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ ہری شنکر ترپاٹھی بنام شیو ہرش اور دیگر اور سمہادری ستیہ نارائن راؤ بنام ایم بدھا پرساد اور دیگر ( سوپرا ) کے فیصلے واضح طور پر ممتاز ہیں جن پر اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے انحصار کیا تھا۔ الہ آباد میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر اور آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی طرف سے بالترتیب ان مقدمات میں جاری کردہ نوٹیفکیشن میں، الہ آباد عدالت عالیہ کے معاملے میں موسم گرما کی تعطیلات کی پوری مدت کو" بند تعطیلات" قرار دیا گیا تھا، اور سنکرانتی تعطیلات کی پوری مدت کے لیے، آندھرا پردیش عدالت عالیہ کو بھی بند رہنا تھا۔ پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے تاریخ 1 کے نوٹیفکیشن کے برعکس، الہ آباد میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر اور آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں چھٹیوں کو طے کرنے والے کسی بھی نوٹیفکیشن میں، انتخابی درخواستوں کی سماعت یا عوامی نمائندگی ایکٹ سے پیدا ہونے

والے کسی دوسرے معاملے کے حوالے سے کوئی رعایت نہیں کی گئی تھی۔ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10، ان معاملات میں، عدالت عالیہ کے دوبارہ کھلنے کے پہلے دن، انتخابی عرضی دائر کرکے حد کی مدت کو بچانے کے لیے واضح طور پر راغب کی گئی تھی، کیونکہ حد کی مقررہ مدت "بند تعطیلات" یا "سنکرانتی تعطیلات" کے دوران ختم ہو چکی تھی۔ اسی حقیقت میں ہری شنکر ترپاٹھی اور سمہادری ستیہ نارائن راؤ کے مقدمات کا فیصلہ کیا گیا۔ اس لیے وہ فیصلے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اپیل کنندہ کا معاملہ۔ دوسری طرف، ستبیر بنام محترمہ پارسنی دیوی اور دیگر (سوپرا) میں اس عدالت کا فیصلہ جس میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کی طرف سے پہلے کے موقع پر جاری کردہ نوٹیفکیشن پر غور کیا گیا تھا، اسی طرح کے الفاظ میں جیسا کہ نوٹیفکیشن تاریخ 27.11.1995، موجودہ کیس کے حقائق اور قیود پر پوری طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔ ستبیر کے معاملے (سوپرا) میں جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 10 کے فائدے سے انتخابی درخواست گزار کو انکار کر دیا گیا تھا اور انتخابی عرضی، جو موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ختم ہونے والے پینتالیس دن کی مدت کے اندر دائر نہیں کی گئی تھی، بلکہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد عدالت عالیہ کے دوبارہ کھلنے کے دن دائر کی گئی تھی، کو موسم گرما کی تعطیلات کے دوران انتخابی عرضی وغیرہ کی سماعت سے متعلق نوٹیفکیشن میں موجود استثنیٰ کی وجہ سے وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا۔

ہم اپیل گزار کے فاضل وکیل کی اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں کہ انتخابی درخواست میں واپس آنے والے امیدوار کے خلاف لگائے گئے سنگین الزامات کے پیش نظر، اسے حد کی بنیاد پر مسترد نہیں کیا جانا چاہیے تھا، کیونکہ انتخابی عمل کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس تجویز کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے کہ انتخابی عمل کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا عدالتوں کا فرض ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ حدود کا قانون کسی خاص فریق کو سختی سے متاثر کر سکتا ہے، لیکن جب قانون اس طرح تجویز کرتا ہے تو اسے پوری طاقت کے ساتھ لاگو کرنا پڑتا ہے۔ عدالتیں مساوی بنیادوں پر حد کی مدت میں توسیع نہیں کر سکتیں، خاص طور پر ایکٹ کے تحت انتخابی عرضی دائر کرنے کے معاملے میں۔ چونکہ، یہ ایک مشترکہ بنیاد ہے کہ فوری کیس میں انتخابی عرضی پینتالیس دن کی مدت ختم ہونے کے ایک ہفتے بعد دائر کی گئی تھی؛ اسے واضح طور پر وقت کی طرف سے روک دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ، ان حالات میں، اس بنیاد پر انتخابی عرضی کو مسترد کرنے میں مکمل طور پر جائز تھی۔ ہمیں اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا جو اس کے مطابق ناکام ہو اور مسترد ہو لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہے۔

وی ایس ایس

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document